حکمتِ سید مودودیؒ

کثرتِ تعداد یا قابلِ اعتماد و کردار والے لوگ

جو چیز میں نے جماعت کی تشکیل میں پیشِ نظر رکھی وہ یہ تھی کہ جماعت ایسے افراد پر مشتمل ہونی چاہیے جو نہ صرف عقیدے میں مخلص ہوں، بلکہ اپنی انفرادی سیرت و کردار میں بھی قابلِ اعتماد ہوں۔ میرے ۲۲ سال کے مشاہدات یہ بتا رہے تھے کہ مسلمانوں کی جماعتوں اور تحریکوں کو جس چیز نے آخر کار خراب کیا وہ اچھے لوگوں کے ساتھ بہت سے ناقابلِ اعتماد لوگوں کا شریک ہو جانا تھا۔ تحریکِ خلافت میں بڑے بڑے نیک اور فاضل اور بہترین اخلاق کے لوگ شامل تھے۔ لیکن ایک کثیر تعداد اس میں ایسے کارکنوں کی بھی آ کر شامل ہو گئی تھی جو سیرت و کردار کے لحاظ سے ناقص تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اپنے اعمال سے تحریک کو بدنام کیا۔ اپنے بہترین لیڈروں کو بدنام کیا۔ مسلمانوں نے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ جمع کر کے اِس کارِ خیر کے لیے دیا تھا، اس کا اچھا خاصا حصہ ان غلط کارکنوں کے ہاتھوں خورد بُرد ہوا۔ اور ایک مدتِ دراز تک مسلمانوں میں چندے کا نام لینا مشکل ہو گیا کیونکہ عوام سے چندہ لے کر کام کرنے والے کارکنوں کا اعتماد اس بُری طرح مجروح ہو چکا تھا کہ مخلص اور نیک نیت کارکُن بھی اگر کسی اچھے کام کے لیے لوگوں سے مالی مدد طلب کرتے تھے تو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ چندہ کھا جائیں گے۔ انہی مشاہدات کی بنا پر میں نے یہ رائے قائم کی کہ اصل اہمیت کثرتِ تعداد کی نہیں بلکہ قابلِ اعتماد سیرت و کردار رکھنے والے کارکنوں کی ہے۔ خواہ تھوڑے ہی افراد ملیں، مگر بہر حال ہماری جماعت صرف ایسے لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیے جن میں سے ایک ایک فرد کی سیرت قابلِ اعتماد ہو۔ جس کے قول اور عمل پر لوگ بھروسہ کر سکیں، جس کے ہاتھ میں مسلمان اپنا مال اطمینان کے ساتھ دے سکیں اور ان کو پورا یقین ہو کہ جس کام کے لیے یہ مال اس کے ہاتھ میں دیا جا رہا ہے اسی کام میں صرف ہو گا۔

(جماعتِ اسلامی کے ۲۹ سال)